Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۱۳/۱۰

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۸ رجب سنہ ۱۳۹۵ھ ، ۱۹ وفا ہش ۱۳۵۴ ، ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۶۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں کا ہر لحظہ یادِ الٰہی میں گذرتا ہے وہ ایک دم کیلئے بھی اس سے غافل نہیں ہوتے

وہ نماز کی محافظت کرتے ہیں اور اسے اپنی جان کی طرح عزیز رکھتے ہیں،

" والّذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون یعنی … (مومن) اپنی نمازوں پر آپ محافظ اور نگہبان ہیں یعنی وہ کسی دوسرے کی تذکیر اور یاددہانی کے محتاج نہیں رہتے بلکہ کچھ ایسا تعلق ان کو خدا سے پیدا ہو گیا ہے اور خدا کی یاد کچھ اس قسم کی محبوب طبع اور مدار آرام اور مدار زندگی ان کے لئے ہو گئی ہے کہ وہ ہر وقت اس کی نگہبانی میں لگے رہتے ہیں اور ہر دم ان کا یادِ الٰہی میں گذرتا ہے اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی خدا کے ذکر سے الگ ہوں ،

اب ظاہر ہے کہ انسان اسی چیز کی محافظت اور نگہبانی میں تمام تر کوشش کر کے ہر دم لگا رہتا ہے جس کے گم ہونے میں اپنی ہلاکت اور تباہی دیکھتا ہے جیسا کہ ایک مسافر جو ایک بیابان بے آب دوانہ میں سفر کر رہا ہے جسکے صدہا کوس تک پانی اور روٹی ملنے کی کوئی امید نہیں وہ اپنے پانی اور روٹی کی جو ساتھ رکھتا ہے بہت محافظت کرتا ہے اور اپنی جان کے برابر اس کو سمجھتا ہے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ اس کے ضائع ہونے میں اس کی موت ہے۔

پس وہ لوگ جو اس مسافر کی طرح اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اور گو مال کا نقصان ہو یا عزت کا نقصان ہو یا نماز کی وجہ سے کوئی ناراض ہو جائے نماز کو نہیں چھوڑتے اور اس کے ضائع ہونے کے اندیشہ میں سخت بیتاب ہوتے اور پیچ و تاب کھاتے گویا مرے ہی جاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ایک دم بھی یادِ الٰہی سے الگ ہوں وہ درحقیقت نماز اور یادِ الٰہی کو اپنی ایک ضروری غذا سمجھتے ہیں جس پر ان کی زندگی کا مدار ہے اور یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے کہ جب خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے اور اس کی محبتِ ذاتیہ کا ایک افروختہ شعلہ جس کو روحانی وجود کے لئے ایک روح کہنا چاہیئے ان کے دل پر نازل ہوتا ہے اور ان کو حیاتِ ثانی بخش دیتا ہے اور وہ روح ان کے تمام وجودِ روحانی کو روشنی اور زندگی بخشتی ہے تب وہ نہ کسی تکلّف اور بناوٹ سے خدا کی یاد میں لگے رہتے ہیں بلکہ خدا … ان کی روحانی زندگی کو جس سے وہ پیار کرتے ہیں اپنی یاد کی غذا سے وابستہ کر دیتا ہے … جس کو دوسرے لفظوں میں نماز کہتے ہیں۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصّہ پنجم صٓ ۵۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ ؍وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۹ ؍وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

شدید سر درد ہے

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۱۸ ؍وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی کمزوریٔ طبع کی وجہ سے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجدِ اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے زیرِ ارشاد نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے اپنے مختصر خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری جماعت کے لئے کامیابی کا یقینی ذریعہ دعا اور صرف دعا ہے۔ اس سلسلے میں احبابِ جماعت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمودہ یہ نکتہ ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ ہمیں دعائیں کرتے ہوئے کبھی تھکنا نہیں چاہیئے بلکہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکّل، اس کی غیر محدود قدرتوں اور قادرانہ تصرفات پر کامل ایمان رکھتے ہوئے دعائیں کرتے اور متواتر کرتے چلے جانا چاہیئے کہ یہی ہماری کامیابی کا یقینی اور قطعی ذریعہ ہے۔ موجودہ حالات کے پیشِ نظر ہمیں اسلام کی سربلندی اور فتح و نصرت کے لئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے اور ملک کو درپیش سیلاب کے خطرہ سے محفوظ رہنے کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمائے۔ آمین

میرے والد محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے (ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی) کو اب خدا کے فضل سے دل کے عارضہ سے تو کافی افاقہ ہے لیکن کمزوری ابھی باقی ہے۔ احبابِ کرام ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بالالتزام دعا فرماویں۔

(ملک منصور احمد۔ فرید کوٹ ہاؤس۔ لاہور)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی مساوات کا جو پیغام دیا ہے وہ احسن تقویم سے شروع ہو کر انسان کو بلندیوں تک لے جاتا ہے

اس پیغام کے نتیجہ میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو ادا کرنا انسان کو خدا کا مقرب بنا دیتا ہے

آپ کی تعلیم اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں ہمیں ہر انسان کا خواہ وہ کسی مقام کا ہو احترام کرنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ر ظہور ۱۳۴۸ھ ش (مطابق ۲۲ر اگست ۱۹۶۹ء) بمقام احمدیہ ہال کراچی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے ان آیات کی تلاوت فرمائی:-

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (الکہف: ۱۱۱)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ (حٰم السجدہ: ۷)

اس کے بعد فرمایا:-

انبیاء علیہم السلام ہر قوم اور ہر زمانہ میں مبعوث ہوتے رہے ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بنی نوع انسان کو انسانی شرف اور عزت اور مرتبہ کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ کیونکہ ابھی وہ اپنی جسمانی اور روحانی ارتقاء کے دور میں اس مقام پر نہیں پہنچے تھے جہاں وہ اس بات کو سمجھ سکتے کہ انسان اشرف المخلوقات کی حیثیت میں پیدا کیا گیا ہے اور مقصدِ حیات بشریت ہی کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے پہلی کتب کی تعلیموں کا تعلق صرف ان اقوام کے ساتھ نظر آئے گا جن کی طرف مختلف انبیاء مختلف زمانوں میں مبعوث ہوتے رہے اور پہلی کتب کی یہ تعلیمیں صرف اخلاقی اور روحانی تربیت ہی کے لحاظ سے نہیں بلکہ دنیوی تعلقات کے لحاظ سے بھی انسان، انسان میں فرق کرتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہندوستان کے انبیاء کی تعلیمات میں بہت سی تحریف اور تبدیلی واقع ہو چکی ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ یہ تعلیمات انسانی مقام اس کے شرف اور مرتبہ کو قائم کرنے والی نہیں ہیں۔

یہی حال بنی اسرائیل کے انبیاء کا ہے۔ ایک زمانہ میں وہ بڑی مظلوم قوم تھی۔ ان کی قومی عزت خطرہ میں تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو انتقام کی تعلیم دی۔ اُن میں عزتِ نفس پیدا کی۔ پھر گو وہ اس پر قائم نہ رہ سکی اور دوسری EXREME (انتہا) پر چلی گئی۔ تاہم ان انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی یہ غرض نہیں تھی کہ وہ اس بات کا بھی اعلان کریں کہ بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہیں اور آپس میں سب برابر ہیں۔ لیکن چونکہ ایک خاص وجہ سے اور ایک خاص مقصد کے پیشِ نظر جس کا ذکر میں ابھی کروں گا انسانی شرف کو قائم کرنا تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا کہ تمام انسان برابر ہیں۔ اور ہمیں ایک ایسی تعلیم دی گئی جس میں

انسانی شرف اور مرتبہ

کو وضاحت سے بیان کر دیا گیا۔ اور یہ تعلیم صرف عرب کے رہنے والوں کو مخاطب کر کے نہیں دی گئی۔ تمام عالمین کے انسان اس تعلیم کے مخاطب ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انسانی مرتبہ کو سمجھانے کے لئے فرمایا:-

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ (الروم: ۲۱)

اللہ تعالیٰ کی زبردست نشانیوں اور اُس کی قدرتوں کے حیرت انگیز نظاروں میں سے ایک نظارہ یہ ہے کہ اُس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ ہماری اس زمین کی ہر چیز مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔ مٹی کے اجزا اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک خاص محسوس و مشہود شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً پھلوں میں سے آم یا انگور وغیرہ ہیں۔ اناجوں میں سے گندم یا جَو۔ مکی یا باجرہ ہیں۔ لحمیات میں سے پرندوں کا گوشت ہے، چوپایوں کا گوشت ہے اور مچھلیوں کا گوشت۔ اسی طرح کی اور بھی بے شمار مختلف چیزیں ہیں مگر دنیا کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم سے مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ کریمہ میں فرمایا ہے کہ اے انسان! ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور تمہارے وجود میں مٹی کی خلق احسن تقویم کو پہنچی ہے۔ مٹی کی خلق جو موزوں ترین اور بہترین شکل اختیار کر سکتی تھی وہ تمہارے وجود میں کمال کو پہنچ گئی ہے۔ سورۂ تین میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ غرض انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے اور احسن تقویم کی شکل میں انسان بطور بشر کے ہے۔ پھر تنتشرون کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء کی تسخیر کے لئے دنیا میں پھیلنا شروع کیا۔ پہلے تم نے اپنے ماحول کی چیزوں سے فائدہ اٹھایا پھر چونکہ تمہاری فطرت میں یہ جذبہ رکھ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ماحول یعنی اپنے ملک کی چیزوں سے تسلی نہیں پاتی اور انسان سمجھتا ہے کہ ساری دنیا کی چیزیں اس کے لئے پیدا کی گئی ہیں اس لئے وہ ساری دنیا میں پھرنے کے لئے نکل کھڑا ہوا اور دنیا کی ہر چیز کو اس نے اپنے کام پر لگایا اور اپنے فائدہ کے لئے اُسے استعمال کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دراصل بشر اس مٹی کی تخلیق کی انتہا اور روحانی تخلیق کی ابتداء ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں سے سیر روحانی شروع ہوتی ہے۔ پھر آگے جتنی جتنی کسی میں اہمیت ہوتی ہے وہ اس کے مطابق روحانی رفعتوں کو حاصل کرتا جاتا ہے البتہ بشریت سے پہلے روحانی رفعتوں کے حصول کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بشریت کے شرف سے مشرف ہونے کے بعد ہی انسانی مخلوق اللہ تعالیٰ کا قرب اور لقا کا مقام حاصل کر سکتی ہے۔

پس بشریت کے مقام سے سیر روحانی کا آغاز ہوتا ہے اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام احسن تقویم رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ان دو آیات میں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ اے رسول تم دنیا میں اعلان کر دو اور اس عظیم الشان اعلان پر مشتمل ان آیات (اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ) کو بشریت کے کمال کے ذکر سے شروع کرکے آگے سیر روحانی پر ختم کیا اب ایک ایسے فردِ واحد نے خدائی حکم کے ماتحت یہ اعلان کیا کہ میں تم جیسا بشر ہوں وہ خدا تعالیٰ کے قریب تر ہوا گیا کہ خود قرآن کریم کی آیہ کریمہ ہے

(فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی (النجم ۵۳:۱۰)

اس حقیقت کی مظہر ہے اور اس سے زیادہ قرب کسی اور فردِ بشر کے لئے حاصل کرنا تو کیا اس جتنا بھی حصول ممکن نہیں چنانچہ آپ کی علو شان پر وہ حدیث قدسی بھی روشنی ڈالتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ

یعنی اے رسول اگر تیرا وجود پیدا نہ کرنا ہوتا اگر تجھے دنیا کے لئے نمونہ نہ بنانا ہوتا تو میں مخلوقات ہی پیدا نہ کرتا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ اعلان کروایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں۔ تمہارے جیسا انسان ہوں، جہاں تک انسانی عزت شرف اور مرتبہ کا سوال ہے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ کیونکہ جس طرح میں احسن تقویم یعنی بشریت کے لحاظ سے مٹی کا ایک پتلا ہوں اسی طرح تم بھی مٹی کے پتلے ہو۔ جس طرح میں اشرف المخلوقات کا ایک فرد ہوں۔ اسی طرح تم بھی اشرف المخلوقات کے فرد ہو جس طرح میں سیر روحانی میں

بلند سے بلند درجات

پا سکتا ہوں اسی طرح تم بھی بلند سے بلند درجے حاصل کر سکتے ہو اور یہ کہہ کر ایک طرف دنیا میں انسانی عزت اور شرف کو قائم کیا اور دوسری طرف ہر فردِ بشر کو اس طرف بھی متوجہ کیا کہ آخر میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں اگر مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلند سے بلند مقام حاصل ہو سکتا ہے تو تمہیں بھی بلند درجہ کیوں حاصل نہیں ہو سکتا تم بھی خدا کی راہ میں مخلصانہ کوششیں کرو، سچی قربانیاں دو، حقیقی مجاہدہ اختیار کرو، جذبہ فدائیت اور عاشقانہ ایثار کے نمونے پیش کرو خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرنے لگ جائے گا، تم بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو حاصل کر لو گے۔

اب اگر جیسا کہ اعلان کیا گیا ہے اشرف المخلوقات کا فرد ہونے کے لحاظ سے ہر انسان کا مقام اتنا بلند ہے تو ظاہر ہے کہ ہم پر کس قدر اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ آج دنیا ایک دوسرے کی عزت اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کا سبق بھول چکی ہے جو شخص امیر بن جاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ مال دے دیتا ہے (جو دراصل اسکے امتحان کے لئے ہوتا ہے) تو وہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میرا رب میری کچھ خوبیاں دیکھ کر مجبور ہو گیا تھا کہ مجھے مال عطا کرے اور دنیوی نعمتوں سے نوازے وہ یہ نہیں سمجھتا کہ مال دے کر دراصل میرا امتحان لیا جا رہا ہے۔ بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ میرا مال و دولت میری عزت و احترام کی نشانی ہے اس لئے اپنے سے کمتر آدمی کو حقیر قرار دینے لگ جاتا ہے، اس کے ساتھ محبت اور حسن سلوک سے پیش نہیں آتا، اس کی عزت و احترام نہیں کرتا، اگر وہ کسی وقت اسکے گھر میں آ جائے تو اسے دھکے دے کر باہر نکال دیتا ہے اور اگر کبھی اس سے بات بھی کریگا تو اس کا حال یوں کہ ماتھے پر تیوری چڑھانے اور آنکھوں میں غیظ و غضب کے آثار نمودار ہوں گے، مگر یہ امیر شخص اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے کہ بحیثیت بشر ہونے کے جو مقام اس کا ہے وہی مقام اس غریب آدمی کا بھی ہے جو اس کو ملنے آیا ہے وہ یہ بھول رہا ہوتا ہے کہ اسلام تو انسانی عزت اور اس کے شرف کو قائم کرنے کا حکم دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہیں سے دراصل

سیر روحانی کی ابتداء

ہوتی ہے اور انسان اپنے مقصدِ حیات کو پا لیتا ہے اور سیر روحانی کی انتہا صرف انسان سے ہو سکتی ہے، گدھے یا گھوڑے سے نہیں ہو سکتی، گیدڑ یا چمگادڑ سے نہیں ہو سکتی۔ بھیڑیے یا سور سے نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ تو پیچھے خادم انسان ہونے کے خادمانہ طاقتیں لے کر اس دنیا میں پیدا ہوتے ہیں اور خادمانہ زندگی گزارنا ہی ان کا مقصدِ حیات ہے۔ ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے مسخر کی گئی ہے آگے یہ انسان کی اپنی سمجھ اور استعداد پر منحصر ہے کہ وہ ان سے کہاں تک فائدہ اٹھاتا ہے لیکن اسکی پیدائش کا مقصد صرف یہ ہے کہ انسان کی خدمت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا انسان پر اتنا بڑا احسان ہے کہ اس سے بڑھ کر احسان ہمارے تصور اور گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو نہ صرف انسان کی خدمت پر مامور کیا ہے بلکہ انسان کو ان پر شرف اور رتبہ بھی بخشا۔ انسان کو وسیع تر اختیارات سے ان کو نیچے رکھا ان کی فطرت کو یہ اختیار نہیں دیا کہ چاہیں تو وہ انسان کی خدمت کریں اور چاہیں تو نہ کریں ورنہ تو ہماری بھیڑوں سے بھی لڑائی ہوتی گیدڑوں سے بھی لڑائی ہوتی بچھوؤں سے بھی لڑائی ہوتی آپس میں لگاتار کی جنگ شروع ہو جاتی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے فضل سے ہر ایک چیز کو انسان کا خادم بنا دیا اور اسے یہ کہا کہ میں تجھے جو بھی حکم دوں گا تیری فطرت اسکو قبول کرے گی اور اس سے باہر نکلنے کی طاقت نہیں رکھے گی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن کریم کی اس آیہ کریمہ "... یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ تحریم ۶۶:۷" (یعنی فرشتوں کو اللہ تعالیٰ جو بھی حکم دیتا ہے وہ اس کے پابند ہوتے ہیں اس حکم سے باہر نہیں نکل سکتے) کی رو سے یہ تفسیر کی ہے کہ فرشتوں کی اس تعریف کے مطابق تو ہر مخلوق کا ہر ذرہ فرشتہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ قدرت ہی نہیں دی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی مرضی سے ٹال سکیں اس کے نتیجہ میں وہ قہر خداوندی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ انسان بسا اوقات تیار ہو جاتا ہے مگر یہ چیزیں تیار نہیں ہوتیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ بڑا ہی احسان ہے کہ جس چیز کو اس نے ہماری خدمت پر لگایا ہے اس کو یہ اجازت ہی نہیں دی کہ وہ رسہ تڑوا کر بھاگ جائے اور ہمارا [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت کرنے سے انکار کر دے۔ الغرض ساری چیزیں اپنے اپنے کام پر لگی ہوئی ہیں انسان کو بشریت کے مقام پر لا کھڑا کیا اور فرمایا اے بنی نوع انسان! اس مٹی سے پیدائش کی جو بہترین شکل بن سکتی تھی وہ شکل میں نے تمہیں عطا کر دی ہے احسن تقویم میں میں نے تمہیں پیدا کر دیا ہے تمہیں اشرف المخلوقات بنا دیا ہے دنیا کی ہر چیز تمہاری خدمت پر لگا دی ہے۔ اب تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے خادم اور اس کے بندے بن جاؤ۔ تمہارا کام اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا نہیں ہے تمہارا کام مخلوق کے آگے سر جھکانا اور ان سے مانگنا نہیں ہے نہ ہی تمہارا یہ کام ہے کہ تم بعض کو بعض پر ترجیح دو تم اشرف المخلوقات ہو تم میں سے ہر ایک کی عزت اور شرف اور مرتبہ بحیثیت انسان ایک دوسرے کے برابر ہے جہاں تک کہ افضل البشر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کے قول کے مطابق بتقاضائے بشریت دوسرے انسانوں ہی کی طرح تھے در حقیقت یہ ایک

عظیم اعلان

ہے جب اس کے متعلق سوچتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں اس قدر عظیم اعلان بنی نوع انسان کے سامنے کیا گیا ہے جس کی عظمت کو وہی سمجھ سکتا ہے جو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھتا ہو اور اس حقیقت سے آگاہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انسان ہوتے ہوئے بشریت کے مقام سیر روحانی کرتے ہوتے اللہ تعالیٰ کے قریب ہو گئے اور ایسا عظیم قرب حاصل کیا کہ اس سے زیادہ قرب تصور میں بھی نہیں آ سکتا نہ کسی ماں جائے نے کبھی اتنا قرب حاصل کیا نہ ہی آئندہ کر سکتا ہے تاہم آپ کی زبان مبارک سے یہ کہلوایا گیا کہ بشر ہونے کی حیثیت میں مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ انسانی شرف اور اسکے احترام کے لئے اس سے بڑھ کر عظیم اعلان اور کیا ہو سکتا تھا۔ آپ نے بنی نوع انسان سے فرمایا کہ جب ہر فرد بشر بطور بشر میرے جیسا ہے تو دو چیزیں لازم آتی ہیں یعنی اس سے آگے پھر دو نتیجے نکلتے ہیں ایک یہ کہ ہر فرد بشر کی عزت و احترام لازمی ہے اگر کوئی کسی کی بے عزتی کرے گا یا کسی کو بنظر حقارت دیکھے گا تو یہ ایسا ہی ہو گا۔ جیسے کہ تم نے میری بے عزتی کی اور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ کیونکہ میرا مقام شرف بطور بشر کے اس سے بڑھ کر نہیں ہے۔ تم نے کسی کی بے عزتی کی تو گویا میری بے عزتی کی۔ اس واسطے یہ بات یاد رکھنا کہ کسی بھی شخص کی بے عزتی نہیں کرنی کسی کو بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا ہر ایک کی عزت و احترام کرنا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لوگوں میں ایسی گندی عادت پڑ گئی ہے کہ بات بات میں ایک دوسرے کو طعنے دیتے ہیں ایک دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو کچھ کا کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ ان کا ہر ایسا فعل دراصل نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہونے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔ آج دنیا پیار کی بھوکی ہے عزت و احترام کی متلاشی ہے۔ آج دنیا میں نہیں ہو رہے جیسی نظر آ رہی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ انسان کو بطور بنی نوع انسان کے اشرف المخلوقات نہیں سمجھا گیا حالانکہ سارے انسان ایک ہی طرح کے ہیں اور اشرف المخلوقات کے شرف سے مشرف ہیں بحیثیت بشر کوئی بھی کسی سے بزرگ و برتر نہیں۔ اسلئے ہر مسلمان کو دوسرے کی عزت و احترام کرنا چاہیئے اگر وہ دوسرے کی عزت و احترام نہیں کرتا تو وہ دراصل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام نہیں کرتا یہ بڑا خطرناک مقام ہے ہر آدمی کو سمجھایا جائے تو وہ سمجھ سکتا ہے جبکہ ایک احمدی بدرجہ اولیٰ اس حقیقت کو سمجھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کی خاطر یہ کارخانہ عالم وجود میں آیا تھا بشر ہونے کے لحاظ سے آپ کی عزت و احترام کی طرح ہر انسان کی عزت و احترام واجب ہے جیسا کہ میں نے بتایا ہے انسانی عزت و احترام کی قیام کا یہ ایک زبردست اعلان ہے آج دنیا اس کی متقاضی ہے۔ غیر تو غیر ہیں خود ہم مسلمانوں میں بھی اس طرف توجہ نہیں رہی ہم نے غریب کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے۔ ہم نے لاوارث کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے ہم نے یتیم کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے۔ ہم نے کم علم یا ان پڑھ کی عزت کرنی چھوڑ دی ہے۔ اس کے برعکس دولت مند کی عزت کرنی شروع کر دی گئی ہے ہم مسلمان وجاہت اور دبدبہ سے مرعوب ہونے لگے حالانکہ خدا تعالیٰ نے یہ تو فرمایا تھا کہ امیر و غریب بحیثیت انسان ہونے کے سب برابر ہیں۔ بشر ہونے کے اعتبار سے ایک سیاسی اقتدار کے مالک شخص اور ایک کم مایہ، غریب لاچار اور ان پڑھ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے اور یہ آپس میں برابر ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے دنیا اس تعلیم کو بھول چکی ہے انسانی فطرت اس کی بھوکی ہے افریقہ کے رہنے والے کئی سو سال سے مختلف نعروں کے درمیان محرومی اور بے عزتی کی زندگی گزارتے چلے آ رہے تھے۔ ہمارے مبلغ وہاں گئے انہوں نے اسلام کی تبلیغ کی اسلامی مساوات سے روشناس کرایا تو وہ حیران ہو گئے اور سوچنے لگے کہ کیا ہم بھی اتنے ہی معزز ہیں جتنے یہ باہر سے آنے والے لوگ معزز ہیں کیونکہ دوسرے مشنریز (MISSIONARIES) نے ان کو یہ احساس ہی نہیں دلایا تھا کہ بحیثیت انسان ہونے کے وہ بھی شرف اور مرتبہ رکھتے ہیں اور عزت و احترام کے مستحق ہیں ان کے سامنے جب یہ تعلیم پیش کی گئی اور جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو سب زمانوں اور مکانوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے جن کی عزت اربوں ارب لوگوں نسلاً اور ہوتی چلی جائے گی جن کے لئے فدائیت کے بے نظیر نمونے پیش کئے گئے۔ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ میں بلحاظ بشر ہونے کے تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ چنانچہ اتنے بڑے اور عظیم الشان انسان کی زبان مبارک سے رنگ و نسل کی تفریق کو یکسر مٹا دینے کی اس تعلیم سے وہ بے حد متاثر ہوتے ہیں اور اس

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم

کے لئے ان کے دلوں میں عزت و احترام کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہ ہمارے مبلغوں سے گلے ملتے ہیں اور ان سے پیار و محبت کرنے لگے ہیں غرض اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے جن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان کی طرف متوجہ ہونا ہر ایک احمدی کے لئے از بس ضروری ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر آپ ہمارے جیسے ایک انسان ہو کر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے سیر روحانی میں بلند ترین مراتب حاصل کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے افضال کا مورد بن سکتے ہیں تو اے انسان تمہارے دل میں مایوسی کیوں پیدا ہوتی ہے! تمہارے لئے بھی قرب الٰہی کے دروازے کھلے ہیں تم بھی سیر روحانی میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی روشنی میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق انتہائی قربانیوں کے نتیجہ میں بلند تر روحانی مقام حاصل کر سکتے ہو۔ چنانچہ فرمایا:

مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے پہلے فرمایا تھا کہ مَیں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں اور بشر ہونے کے لحاظ سے میری عزت بھی اتنی ہی ہے جتنی تمہاری عزت ہے اور اس سے ہمیں یہ سبق دینا مقصود ہے کہ دنیاوی تفاوت عزت و احترام یا ذلت اور حقارت کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔ اسلام میں ان معنوں میں عزت یا ذلت کا کوئی تصور موجود ہی نہیں ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ جو زیادہ مالدار ہے وہ زیادہ باعزت ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ جو زیادہ چرب زبان ہے وہ زیادہ عزت والا ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ جس کی تقریر لاکھوں کے مجمع کو مسحور کرتی چلی جاتی ہے اور وہ ایک دُنیا کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے (دنیوی لحاظ سے کئی ایسے چرب زبان لوگ پیدا ہوتے ہیں) وہ زیادہ معزز ہے۔ اور اسی طرح کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جس کو کم دولت ملی ہے یا سرے سے ملی ہی نہیں وہ ذلیل اور قابل حقارت ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جو شخص اپنے ماحول میں کسی وجہ سے تعلیم نہیں حاصل کر سکا وہ ذلیل اور حقیر ہے۔ کہیں بھی یہ نہیں کہا گیا کہ ایک شخص جو دنیوی علوم میں کمال حاصل کر لیتا ہے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی زیادہ عزت و احترام ہے۔ احسن تقویم یعنی بشریت کے مقام سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی کسی انسان کو کسی دنیوی وجہ سے معزز یا ذلیل قرار نہیں دیا۔ چنانچہ ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی ہے جن کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ ہمارے اموال ہمیں معزز و محترم بناتے ہیں اور رَبِّیْٓ اَکْرَمَنِ (الفجر: ۱۶) کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن جب بشریت یعنی احسن تقویم کے مقام سے انسان سیرِ روحانی میں بلند سے بلند ہونے لگتا ہے تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب تم میں سے بعض بعض پر اعزاز و اکرام پانے میں سبقت لے جائیں گے اور بعض اپنی بدعملیوں کی وجہ سے معزز نہیں رہیں گے۔ غرض احسن تقویم یعنی بشریت کا مقام انسانی عروج یا ذلت کا نقطۂ آغاز ہے۔

بنی نوع انسان نے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات: ۱۴) کے ان الٰہی الفاظ میں کہ جو زیادہ متقی ہے وہ اللہ کی نگاہ میں زیادہ معزز ہے پہلی دفعہ بشریت کے مقام سے بلندی کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے یہ سُنا کہ اب تم میں سے بعض معزز ٹھہریں گے اور بعض ذلیل۔ اور بعض بعض سے زیادہ معزز ہوں گے اور بعض بعض سے نسبتاً کم۔ ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ سیرِ روحانی سے بلند ہونے کا مرحلہ تم طے نہیں کر سکتے جب تک تم ہماری ہدایت پر عمل نہ کرو۔ اور قرآن کریم نے

بنیادی طور پر

ہمیں یہ ہدایت دی کہ سیرِ روحانی میں بلندیوں کو وہی لوگ حاصل کر سکیں گے جو اعمال صالحہ بجالائیں گے یعنی ایک تو یہ کہ ان کے اعمال میں کوئی فساد نہیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ ان کے اعمال وقت اور موقع محل کے مطابق ہوں گے اور تیسرے یہ کہ ان کے اعمال خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے۔

پس وہ عمل جو فساد سے خالی ہو (اور فساد کی آگے لمبی تفصیل خود قرآن کریم نے بیان کی ہے مَیں اِس وقت اُس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا) اور پھر وہ موقع و محل کے مطابق بھی ہو اور ایسا ہو کہ جس کو اختیار کر کے یہ کہا جا سکے کہ یہ وہ شخص ہے جو اس گروہ میں شامل ہو گیا جس کے متعلق آتا ہے

وَھُدُوْٓا اِلٰی صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ۔ (الحج: ۲۵)

صراط حمید اُس راہ کو کہتے ہیں کہ وہ جس منزل تک انسان کو پہنچائے وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں قابلِ تعریف ہو یعنی اللہ تعالیٰ بھی اس کی تعریف کرنے لگے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ پس جن اعمال میں یہ تین خصوصیتیں پائی جائیں گی وہ اعمال صالحہ کہلائیں گے اور ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اعمال صالحہ بجالانے میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں معزز بن جاؤ گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو

اس کی نگاہ میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ چنانچہ اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات (جن کی مَیں نے شروع میں تلاوت کی تھی) کے علاوہ اور بھی کئی جگہ بار بار دُہرایا ہے یہ بتانے کے لئے کہ توحیدِ خالص کو قائم کرنا بڑا ہی ضروری ہے۔ سورۂ کہف کی آیۂ کریمہ کو توحیدِ خالص کے ذکر سے شروع کیا اور اس کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ شرک سے پرہیز کرو۔ سورۂ حٰم سجدہ کی آیۂ کریمہ میں جہاں یہ اعلان فرمایا اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وہاں شروع میں یہ فرمایا کہ اب توحیدِ خالص تمہیں بشر کے مقام سے اُٹھا کر قربِ الٰہی کے اعلیٰ مقام تک پہنچا سکتی ہے کیونکہ توحیدِ خالص پر عمل قائم ہونا وحی الٰہی یعنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر ممکن ہی نہیں اس لئے فرمایا اِنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ فرمایا وحی کے ذریعہ سکھایا ہے کہ تم رُوحانی رفعتوں کو کن ہدایات پر عمل کر کے حاصل کر سکتے ہو۔

جیسا کہ مَیں نے ابھی تشریح کی ہے پہلے یہ فرمایا تھا کہ اعمال صالحہ بجا لانا۔ دوسری جگہ فرمایا کہ خالی اعمال صالحہ بجا لانے کافی نہیں بلکہ استقلال اور استقامت سے اعمال صالحہ بجا لانا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ رمضان کے پہلے پندرہ دن روزے رکھ لے اور دو دو گھنٹے تک نماز تراویح پڑھنے میں لگے رہے لیکن اگلے پندرہ دن تاش کھیلنے میں گزار دے۔ فرمایا فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْہِ۔ اللہ تعالیٰ کی طرف انابت اور رجوع کی حالت میں

استقلال اور استقامت

پیدا کرو اور یہی کیفیت اعمال صالحہ بجا لانے میں بھی پیدا کرو۔ پھر یہ فرمایا وَاسْتَغْفِرُوْہُ تم اپنے زور سے ایسا کر بھی نہیں سکتے اس لئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگو۔ پس فرمایا اگر تم استقلال اور استقامت سے اعمال صالحہ پر قائم رہو گے اور اعمال صالحہ کی بجا آوری میں اپنی قوت، اپنی استعداد، اپنی طاقت اور اپنی قابلیت، اپنے تقویٰ اور طہارت پر بھروسہ نہیں کرو گے، اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر کاربند رہتے ہوئے اس سے مدد چاہو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی لقاء کو حاصل کر لو گے۔ اس کے بعد فرمایا ہے وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ۔ سورۂ کہف کی آیۂ کریمہ کے آخر میں فرمایا تھا لَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا کسی اور کو شریک فی العبادۃ نہیں کرنا۔ یہاں یہ فرمانے کے بعد کہ اعمال صالحہ بجا لانے میں استقلال اور استقامت سے قائم رہنا یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی رضا کو زورِ بازو سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تم یہ سمجھو کہ رضائے الٰہی کے حصول کی طاقت خود تمہارے اندر موجود ہے تو تم متکبر ہو کر خدا تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاؤ گے اس لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو اور اس سے یہ دُعا کرتے رہو کہ وہ تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپ لے اور اس نے جو طاقتیں اور قابلیتیں تمہیں عطا کی ہیں وہ انہیں اُجاگر کرے اور ان میں جلا بخشے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو تم نے مقصدِ حیات کو پا لیا۔ اگر کامیاب نہ ہوئے تو سمجھو کہ تم توحید خالص سے بھٹک گئے۔ تم نے کچھ خدا کا اور کچھ اس کے غیر کا سمجھ لیا۔ تم کبھی اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے اور کبھی غیر اللہ کے سامنے جھکے۔ تم نے کبھی خدا تعالیٰ پر توکل کیا اور کبھی اس کی مخلوق یعنی انسان وغیرہ کے آگے ہاتھ پھیلا دیا۔ اس صورت میں یاد رکھو وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ۔ شرک خواہ کسی قسم کا ہی کیوں نہ ہو انسان کو اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے قہر کا مورد بنا دیتا ہے۔ تم اس سے بچتے رہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات میں ایک تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عظیم الشان اعلان کروایا کہ میں بھی تمہارے جیسا بشر ہوں بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے اگر میں بشر ہونے کے باوجود مقرب الٰہی بن سکتا ہوں تو تمہارے لئے بھی یہ راہ کھلی ہے۔

پس انسانی شرف اور اس کے احترام پر مشتمل اس حکیمانہ تعلیم کی موجودگی میں تم ایک لحظہ کے لئے بھی یہ کیسے سوچ سکتے ہو کہ تمہارے اور ایک غریب بھائی تمہارے اور ایک ان پڑھ بھائی تمہارے اور ایک مسکین بھائی تمہارے اور ایک محروم بھائی تمہارے اور ایک سائل بھائی کے درمیان فرق ہے جسے تم اپنی عزت اور اپنے محتاج بھائی کی ذلت پر محمول کرتے ہو حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کے

اسوہ حسنہ کی روشنی میں

تمہارے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آنی چاہیئے اور ہر انسان کی خواہ وہ اپنی زندگی میں کسی بھی ادنیٰ مقام پر تمہیں نظر کیوں نہ آئے اس کی عزت و احترام کرنی چاہیئے اس کی ہمدردی اور خیر خواہی کرنی چاہیئے۔ اس کو اپنے سے کمتر اور ذلیل نہیں سمجھنا چاہیئے اسے بھائیوں کا سا درجہ دیتے ہوئے اپنے برابر بٹھانا چاہیئے اور اسے یہ احساس دلانا چاہیئے کہ تم بھی ہماری طرح معزز ہو۔ پس ہمارے معاشرہ کا غریب اور کمزور حصہ اس حسن اخلاق اور اس حسن سلوک کا محتاج ہے وہ تمہارے پیار اور محبت کا بھوکا پیاسا ہے تم ان کی اس بھوک اور پیاس کو مٹانے کی کوشش کرو تا کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دل میں جاگزیں ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوۂ حسنہ ہی انہیں متاثر کر سکتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ دیکھو بشر کے مقام کو ایک جیسا کر کے اس میں اونچ نیچ نہ رکھ کر اسمیں پہاڑیاں اور وادیاں نہ بنا کر خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے اس کی کوئی حکمت ہونی چاہیئے اس کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے خدا تعالیٰ بغیر حکمت کے تو کوئی کام نہیں کرتا اور وہ حکمت یہ ہے کہ جب مٹی کے پتلوں نے احسن تقویم کی شکل کو اختیار کر لیا اور اس میں بلند پروازی کی طاقت رکھدی گئی تو فرمایا اب تم سیر روحانی شروع کرو اور خدا تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو تلاش کرو تم عاجزانہ رنگ میں کوشش کرتے ہوئے ہر آن خدا سے دعائیں کرتے ہوئے اپنی کسی نیکی پر فخر نہ کرتے ہوئے تکبر کی ہر لعنت سے بچتے ہوئے خدا تعالیٰ کے سامنے جبین نیاز رکھ کر اس کی مدد طلب کرتے ہوئے اس سے استغفار کرتے ہوئے ہر غیر سے منہ موڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے سیر روحانی کو شروع کرو اور اپنی اپنی قابلیت اور استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو اس کے فضل اور اس کی رحمت کو حاصل کرو اگر آپ بشر کو بشر کے مقام سے گرا دیتے ہیں تو آپ اس کو وہ پیغام کس طرح پہنچا سکتے ہیں جو احسن تقویم سے شروع ہو کر انسان کو بلندیوں تک لے جاتا ہے بشر کے مقام سے ورے ہمیں سیر روحانی نظر نہیں آتی

سیر روحانی کا آغاز

بشریت کی سطح سے شروع ہوتا ہے اگر آپ انکو بشر نہیں سمجھتے اور بشر کی حیثیت میں عزت و احترام کا وہ درجہ نہیں دیتے جو خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دیا ہے تو آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام موثر طریق پر ان کے کانوں تک کیسے پہنچا سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں

احسن تقویم کی صورت

میں پیدا کیا ہے یا یہ کہ تم بشریت کے مقام سے سرفراز ہوئے لیکن تمہاری آخری منزل یہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس غرض کے لئے پیدا نہیں کیا تمہیں روحانی منزلیں طے کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور ان کی تو کوئی انتہا ہی نہیں کیونکہ جب خدا تعالیٰ اپنی قدرت اور صفات میں بے انتہا اور وراء الوراء ہے تو ظاہر ہے اس کے قرب کے بھی لامحدود درجے اور منازل ہیں۔ کسی بھی مقام پر جا کر وہ ختم نہیں ہوتے پس اس نہ ختم ہونے والی منزل پر انسان کا ہر قدم جو پڑتا ہے اور ہر ساعت جو گذرتی ہے وہ اس کی زندگی کی بلکہ سارے انسانوں کی زندگیوں کی ساری لذتوں اور سرور سے زیادہ اچھا ہوتا ہے وہ زیادہ خوشی پہنچانے والی ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے پیار کی جھلک دنیا کے پیار اور محبت سے کہیں بڑھ کر اور اعلیٰ ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کا مقابلہ ہی نہیں کیا جا سکتا بہرحال آپ بنی نوع انسان تک یہ پیغام پہنچا نہیں سکتے جب تک پہلے آپ اس کو یہ خوشخبری نہ دے دیں کہ دیکھو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا اعلان کر دیا گیا

ایک عظیم الشان بشارت

انسان کو مل چکی۔ احسن تقویم کا مقام اسے حاصل ہو گیا ہر انسان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں پیدا ہوا ہو خواہ وہ کسی بھی زمانہ سے متعلق ہو انسانی شرف اور مرتبہ میں ہر دوسرے انسان کے مساوی اور برابر ہے . . . . دوسرے انسان سے برتر نہیں کسی کے متعلق زیادہ معزز اور کم معزز کا فقرہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جب انسان اپنا یہ مقام پہچان لیتا ہے تو گویا وہ ایک ایسے دور میں داخل ہو جاتا ہے جس میں داخل ہونے کے بعد انسانی عزت قائم ہو جاتی ہے۔ اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر انسان اس دور میں داخل ہو کر اس دور کی ذمہ داریوں کو نہیں نباہتا اور فطرت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب اور نفرت اور حقارت کا مستوجب ٹھہرتا ہے۔ اس کے برعکس اگر تمہاری فطرت۔ اگر تمہاری روح اسکو برداشت نہیں کرتی تو پھر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سیر روحانی کو شروع کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شاہراہ پر قدم بقدم رفعتوں کے حصول کے بعد خدا تعالیٰ کے انتہائی قرب کو پایا وہ راہ ہم سب کے لئے کھلی ہے اس راہ پر چل کر ہم بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر سکتے اور اس کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ اس راہ کو اختیار کرتے ہوئے ہو سکتا ہے کسی کے حصہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار نسبتاً کم آئے اور کسی کے حصہ میں زیادہ۔ لیکن ہر ایک کو خدا تعالیٰ کا پیار میسر آ جاتا اور اس کی رضا حاصل ہو جاتی ہے خدا کرے کہ بنی نوع انسان کا ہر فرد اس حقیقت کو سمجھے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے الفاظ میں جو عظیم الشان اعلان کروایا گیا ہے۔ ہر انسان اس ندا پر کان دھرے اور اپنی زندگیوں میں ہر لمحہ یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اس کو حاصل ہو۔

اعلان داخلہ

طبیہ کالج ربوہ منظور شدہ حکومت پاکستان میں I ایر تا IV ایر میں داخلہ ۲۵ اگست ۱۹۷۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ طب میں شغف رکھنے والے طلباء کو چاہیئے کہ پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔ عرصہ تعلیم چار سال ہے۔ ہوسٹل کا معقول انتظام موجود ہے

(پرنسپل طبیہ کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۴ روپے **دوائی فضل الٰہی** اولاد نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے **زدجام عشق** طاقت کی جنرل ٹانک کورس -/۳۵ روپے **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں مطالعہ کے لئے کتاب "آسمانی فیصلہ" مقرر ہے۔
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائداعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ماہنامہ مصباح

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملی فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے۔ قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکرگزار ہے۔

(مدیرہ)

مفرح، مقوی قلب، خوش ذائقہ
شربت مفرح قلب
دل کو طاقت اور فرحت دیتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن، جگر، مثانہ کی گرمی دور کر کے تسکین بخشتا ہے۔
المنار دواخانہ۔ ربوہ

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں
ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی کشمیری شالیں، بٹوئز اور مردانہ دھسے کا تازہ سٹاک موجود ہے۔ علاوہ ازیں فلیٹ کوسپاپرنٹ شماراسٹن کریپ نیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ و مردانہ ہر قسم کلدار وپرنٹ قمیضیں اور سوٹ۔ لٹھے کی شلواریں اور پاجامے اعلیٰ کوالٹیں موجود ہیں۔ تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵۔ انار کلی۔ لاہور

ضروری اطلاع
خریدار حضرات دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری لکھنا نہ بھولیں نیز اپنا پورا پتہ اور خوشخط تحریر فرمایا کریں۔
(مینیجر الفضل)

ہر قسم کا سامان سائنس و جیومیٹری بکس خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۳۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
پاک ٹمبر
۲۵۔ نیو مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ جس کے ایڈیٹر مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

دنیا بھر میں
مفت خدمت خلق
پاکستان اور دنیا کے دیگر ملکوں میں ہمارے پڑھے لکھے دوست اپنے قومی ادارہ کی ایجاد کردہ کیورز (CURES) یونانی "لاعلاج" مریضوں کیلئے تجویز کرتے رہتے ہیں۔ اب تک بفضلہ تعالےٰ دمہ، بواسیر، پرانے دردوں اور بانجھ پن وغیرہ کے ہزاروں کیس ٹھیک ہو چکے ہیں۔
پچاس پرانی اور ضدی امراض کی اکسیر ادویات کیورز (CURES) کی فہرست مفت منگوا کر اپنے قریب کے مایوس مریضوں کو آپ مناسب مشورہ مفت دے سکتے ہیں۔
قیمت فی کیور مکمل کورس -/۱۰۔ خرچ ڈاک اس کے علاوہ
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی، گولبازار ربوہ۔ فون ۱۰۶

شہزین
شہزیت
شہزیت
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۴۲۴
• بالمقابل ایوان محمود ربوہ۔ فون ۶۳۸
• تنڈو محمد خان

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے **اکسیر اولادِ نرینہ** اولادِ نرینہ کے لئے قیمت پچیس ۲۵ روپے **زدجام عشق** طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے **ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۲۴۳**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقدم کام دلوں کی پاکیزگی ہے

قلوب کی پاکیزگی سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے اور یہ محبت دُنیا کے سب غم مٹا دیتی ہے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(حضرت ابراہیم علیہ السلام) فرماتے ہیں وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ یعنی اے میرے ربّ! مجھے اُس دن کی رُسوائی سے محفوظ رکھیو جس دن تمام لوگ اپنے اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے اُٹھائے جائیں گے اور جس دن انسان کو نہ اس کا مال نفع دیگا اور نہ اُس کے بیٹے اُسکے کسی کام آئیں گے۔ ہاں وہی شخص فائدہ میں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ایک پاک اور بے عیب اور مطمئن دل لے کر حاضر ہوگا۔ یہ ظاہر ہے کہ دل تبھی مطمئن ہوتا ہے جب انسان کو یقین ہو کہ اس نے اپنی پیدائش کے مقصد کو حاصل کر لیا ہے اور اُسے اپنے انجام کے متعلق کوئی اضطراب لاحق نہ ہو مگر یہ یقین اللہ تعالیٰ کے تعلق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔

پس قلب سلیم درحقیقت اُسی شخص کو میسّر آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کر لیتا ہے ورنہ ظاہری مال و دولت کسی انسان کو مطمئن نہیں کر سکتی۔ یورپین قوموں کو دیکھ لو مال و دولت کے لحاظ سے دنیا کی کوئی قوم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر ہر قسم کی طاقت اور جتھے اور مال کے باوجود ان کے اندر ایک احساسِ کمتری پیدا ہو رہا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی چیز ایسی ہے جو اُن کے پاس نہیں بلکہ ایشیائیوں کے پاس ہے۔ یہ احساسِ کمتری ابھی ان میں اتنا نمایاں نہیں کہ بڑوں اور چھوٹوں سب لوگوں میں پایا جائے تاہم اُن کے اندر ایک طبقہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو سمجھتا ہے کہ اُن کے پاس دولت بھی ہے مال بھی ہے لیکن انہیں دل کا چین نصیب نہیں۔ وہ لوگ شرابیں پیتے ہیں۔ سینما دیکھتے ہیں۔ ناچ اور گانوں میں دن رات کا ایک بڑا حصہ بسر کرتے ہیں۔ لیکن جب نشہ اُتر جاتا ہے اور وہ بیدار ہو کر بیٹھتے ہیں تو انہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر کوئی خلا پایا جاتا ہے اور وہ خلا سوائے تعلق باللہ اور دین کے اور کوئی چیز پُر نہیں کر سکتی۔ دنیا کی ہر نعمت کو حاصل کر لینے کے بعد بھی ان کے اندر یہ بے چینی ہوتی ہے کہ کوئی چیز ایسی ہے جو اُنہیں حاصل نہیں اور وہ انہیں حاصل ہونی چاہیئے۔ دراصل خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا وصال ایک ایسی نعمت ہے کہ جب وہ کسی شخص کو میسّر آجاتی ہے تو دُنیا کے سارے غم مٹ جاتے ہیں اور اُسے کوئی حسرت باقی نہیں رہتی

عارضی غم بے شک آتے ہیں۔ مثلاً اگر کسی شخص کو کانٹا چُبھ جائے تو اس کے نتیجے میں اُسے درد تو ہوتا ہے لیکن اُسے کوئی شخص بیماری نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح عارضی تکلیفیں اور غم تو ایسے انسان پر بھی آتے ہیں لیکن یہ غم اُن کے راستہ میں روک نہیں بنتے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق انہیں اطمینان اور سکون حاصل رہتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہوتا ہے تو سارا انسانی جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جاتا ہے تو سارا انسانی جسم خراب ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ سُنو! وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے۔۔۔

۔۔۔ انسانی اعمال کی صفائی دل کی صفائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ تم اپنے ہاتھوں کی صفائی کر کے پاک نہیں ہو سکتے۔ تم اپنے سر کی صفائی کر کے پاک نہیں ہو سکتے کیونکہ پاکیزگی کا منبع دل ہے لیکن اگر تم اپنے دل کی صفائی کر لو تو اللہ تعالیٰ کے حضور تم ایک مطمئن دل لیکر حاضر ہو گے۔ ہمارا خالق اور مالک جس نے مخلوق کو پاکیزگی کے حصول کیلئے پیدا کیا ہے اسکے نزدیک سب سے مقدم دلوں کی پاکیزگی ہی ہے کیونکہ تقویٰ کا درخت صرف اسی زمین میں پرورش پا سکتا ہے جو پاک اور صاف ہو۔ ناپاک دل اسکی صفات کا جلوہ گاہ نہیں ہو سکتا اور نہ ناپاک ہاتھ اُس کے عرش کے پائے کو چھو سکتے ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں (۱۹) سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا انیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱/اخاء/اکتوبر اور یکم و ۲/نبوت/نومبر ۱۳۵۴ھش / ۱۹۷۵ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔

تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شمولیت کے لئے اور اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری اور کوشش شروع کر دیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے چچا جان چوہدری محمد خان صاحب ۲ر جولائی ۷۵ء کو مختصر سی علالت کے بعد اسماعیلہ ضلع گجرات میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کم گو تھے۔ سلسلہ کیلئے بڑی غیرت رکھنے والے اور دیہاتی ماحول کے مطابق مدلّل گفتگو کرنیوالے تھے۔ کافی عرصہ پیشتر انکی اہلیہ وفات پا گئی تھیں جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں دو فرزند دیئے تھے۔ ان بچوں کی خاطر دوسری شادی نہ کی کہ کہیں بچوں کی تعلیم و تربیت میں فرق نہ پڑ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی اس قربانی کو قبول کیا اور باوجودیکہ خود ظاہری تعلیم سے بے بہرہ تھے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کا شوق تھا۔ ان کے بڑے بیٹے عزیزم محمد ظفر اللہ صاحب (جو میرے بہنوئی ہیں) اسوقت لنڈن میں چارٹرڈ اکونٹنسی کا کورس کر رہے ہیں اور دوسرا لڑکا نویں کلاس میں زیر تعلیم ہے۔ عزیزم ظفر کو پردیس میں اپنے والد کی وفات کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے دونوں بیٹوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور مرحوم کے بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ (محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ تھرپارکر مقیم کنری)

درخواست دعا

میرے والد مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر سابق امیر جماعت ضلع ڈیرہ غازیخان ایک عرصہ سے پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ پیشاب میں چربی آتی ہے۔ ڈاکٹروں نے گردوں کا ورم بتایا ہے۔ نیز میری امی جان کافی عرصہ سے شکر کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ انکی تکلیف بھی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(نسیم اختر اہلیہ منصور احمد ظفر احمدنگر ضلع جھنگ)

دانتوں کی کامیاب علاج

مانسخورہ، دانتوں کا ہلنا، دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا، جائے یا پانی کا گرم سرد لگنا اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

— نیز —

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں!

شریف ڈینٹل کلینک

— آف چنیوٹ —

نزد مسجد اقصےٰ۔ ربوہ

فون ۵۴۳

تازہ اور خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے
کیلئے
نذیر ٹی سٹال
مسجد اقصےٰ روڈ پر تشریف لائیں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس -/۲۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس -/۵۱ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۵۳۸